فیضانِ محدّثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمانوں کی تابناک علمی تاریخ ان کی بزرگی و عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ امامِ اعظم ہوں یا غوثِ اعظم، امامِ غزالی ہوں یا امامِ رازی، شاہ عبد الحق محدث دہلوی ہوں یا امام احمد رضاخان قادری رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ نے اپنے اپنے دور میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیمات کے فروغ و اِشاعت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانشینی کا حق ادا کیا۔ اولیائے کرام، علمائے دین اور محدثین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی اسی نورانی وعرفانی لڑی کے ایک نایاب و بے بدل موتی محدثِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والتفسیر، جامع معقولات و

---

1 ... مجمع الزوائد، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸

مَنقولات، رہبرِ شریعت و طریقت حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ہیں۔آپ بیک وقت بلند پایہ مدرس، بے مثال محدث، خوش بیان مُقَرِّر، عظیم مُحَقِّق اور مُتَدَیِّن(دیانت دار) مفتی تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاشقِ رسول اور مُتَّبِع شریعت وسنّت تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پاکیزہ زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے آیئے!اس مینارۂ نور کے چند گوشوں سے اپنی زندگی کو روشن کیجئے۔

ولادتِ باسعادت

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری عَلَیْہِ رحمَۃُ اللہِ القَوِی قصبہ دیال گڑھ ضلع گورداس پور(مشرقی پنجاب،ہند)میں پیدا ہوئے، آپ کی تاریخ ولادت ۲۹ جُمادَی الاُخریٰ ۱۳۲۱ھ بمطابق 22 ستمبر 1903ء ہے۔[1]

محدثِ اعظم پاکستان کا خاندانی پس منظر

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آباو اجداد کا تعلق قصبہ دیال گڑھ کے سیہول جٹ خاندان سے تھا جو شرافت، دیانت، پاکبازی اور مہمان نوازی میں علاقہ بھر میں شہرت رکھتا تھا، پورا خاندان مشائخِ کرام کا مرید اور عقیدت مند تھا۔والدِ محترم چودھری میراں بخش چشتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار علاقے کے معروف و مُعَزَّز افراد میں ہوتا تھا۔آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ کسی کی غیبت کرتے نہ ہی کسی کے نقصان پر

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم، ۱/۱۶

خوش ہوتے، یہی وجہ تھی کہ سب لوگ آپ کے گُن گانے لگے تھے۔ والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذریعۂ معاش کاشت کاری تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ محترمہ نماز روزے کی پابند بڑی عابدہ وزاہدہ اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے تو کمال درجے کی محبت فرماتی تھیں۔(1)

بچپن ہی سے مذہبی رجحان

حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بچپن ہی سے دینی باتوں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والد ماجد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔ ذکر واذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذکر اللہ کیا کرتے۔ سننے والے حیران ہوتے کہ اس عمر میں ایسا ذوق وشوق۔ مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (2)

بزرگوں سے عقیدت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بچپن ہی سے بزرگوں سے والہانہ عقیدت تھی جس کا اِظہار اسکول کی تعلیم کے دوران بھی اپنے استاد صاحب سے کر دیا کرتے کہ ماسٹر جی! ہمیں بزرگوں کی باتیں سنائیے اور حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 … حیاتِ محدث اعظم، ص۲۷ ملخصاً وغیرہ
2 … حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰

کی سیرتِ مبارکہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔[1]

اے کاش! ہم اپنے مدنی منوں اور مدنی منیوں کی تربیت اس انداز پر کریں کہ ابتدا ہی سے ان کے زبان پر ذکر و درود اور لب پر نعت شریف جاری رہے اور جب نماز روزے کے قابل ہو جائیں تو انہیں اس کا حکم دیں نیز انہیں بزرگوں کے واقعات اور تعلیمات سے روشناس کرائیں تاکہ ابتدا ہی سے ان کی نَس نَس میں بزرگوں کی محبت اور عقیدت بیٹھ جائے۔

ستر کی حفاظت کا مدنی ذہن

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اسکول جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسمِ برسات میں بھر جاتا۔ کم عمر طلبہ اسے عُبور کرنے کے لئے اپنے کپڑے سمیٹتے تو گھٹنے ننگے ہو جاتے۔ لہٰذا بڑے بھائی سے عرض کرتے: مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروادیں۔ یوں گھٹنے کھولنے سے بچ جاتے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ! حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْهِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی کیا مدنی سوچ تھی کہ بچپن میں بھی شرعی اصولوں پر عمل رہا۔

اس واقعہ سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصل کریں جو کھیل تماشوں میں یا ورزش اور تیراکی کرتے ہوئے یا پھر بطورِ فیشن ایسا لباس پہنتے ہیں جس میں گھٹنے

---

1 ... حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۳۲ بتغیر

2 ... حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۳۰

بلکہ رانیں تک مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھلی رہتی ہیں۔ ایسے لوگ سخت گناہ گار ہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: سترِ عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔[1] یاد رکھئے! مرد کے اعضائے ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک ہیں جنہیں بلا ضرورت کھولنا ناجائز و حرام ہے فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت (چھپانے کی جگہ) ہے۔[2]

والدہ کی دعا کا اثر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اکثر فرمایا کرتیں: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا۔ اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرماتیں: تمہارا نام سردار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دین و دنیا کا سردار بنائے۔ بالآخر وہ وقت بھی آیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ والدہ محترمہ کی دعا کس طرح قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اسم بامسمّٰی بنا دیا۔[3]

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۴۷۹

2 ... سنن الدارقطنی، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بتعلیم الصلوات، ۱/۸۷۶، حدیث: ۸۷۶

3 ... حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۳۰ بتغیر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

زیارتِ ولی نے دل کی دنیا بدل دی

حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے اپنی ابتدائی تعلیم دیال گڑھ ہی میں حاصل کی، میٹرک کے بعد مزید تعلیم کے لیے مرکز الاولیاء لاہور تشریف لائے اور انٹر میڈیٹ میں داخلہ لے لیا، اسی دوران جامع مسجد وزیر خان مرکز الاولیاء لاہور میں ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے شہزادے حُجَّۃُ الاسلام مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن رونق افروز تھے، مشتاقانِ دید پروانوں کی طرح ارد گرد منڈلا رہے تھے، اسی ہجوم میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُجَّۃُ الاسلام حضرت مولانا مفتی حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے نورانی چہرے کی زیارت کی اور دست بوسی کی سعادت پائی۔ اس ایک ملاقات نے ایسا اثر کیا کہ دل کی دنیا ہی بدل گئی چنانچہ جلسے کے اختتام پر حُجَّۃُ الاسلام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قیام گاہ پر پہنچے اور عرض گزار ہوئے: مجھے اب ایف اے(F.A) کرنے کا کوئی شوق نہیں، میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں تاکہ وہ علم حاصل کر سکوں جس کے آپ نمائندہ ہیں۔ ولیِ کامل حضرت حُجَّۃُ الاسلام مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اس عرض گزار کی پیشانی پر سعادتِ ازلی کے چمکتے

ہوئے آثار دیکھے تو بھانپ گئے کہ یہ نوجوان مِلّت اسلامیہ کے ماتھے کا جُھومر اور اہلِ سنت کا عظیم رہبر ہو گا لہذا بکمالِ شفقت درخواست کو شَرَفِ قَبولیت عطا فرمایا اور دو دن مزید قیام فرما کر اپنے ساتھ بریلی شریف لے آئے۔(1)

حُجّۃُ الاسلام کی شفقتیں

حُجّۃُ الاسلام مفتی حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن پر اس قدر شفقت فرمایا کرتے تھے کہ دورانِ تعلیم آپ کو اپنے آستانے پر ٹھہرایا اور کھانے پینے، رَہن سَہن کے تمام اخراجات اپنے ذمے لئے۔ جیسا لباس اپنے صاحب زادوں مفسرِ اعظم شاہ محمد ابراہیم رضا خان جیلانی اور حضرت مولانا شاہ محمد حَمَّاد رضا خان رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے لئے سِلواتے ویسا ہی آپ کے لئے سلواتے یہاں تک کہ لباس کے رنگ میں بھی یکسانیت اختیار فرمایا کرتے۔(2)

صدرُ الشَّرِیعہ کا دامن تھام کر رکھا

دارالعلوم منظرِ اسلام (بریلی شریف یوپی ہند) میں آپ نے حُجّۃُ الاسلام مولانا مفتی حامد رضا خان، مفتیٔ اعظم ہند مولانا مفتی مصطفٰے رضا خان اور صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رَحِمَہُمُ اللهُ تَعَالٰی سے اِکتسابِ علم کیا، پھر صدر الشریعہ رَحمَۃُ

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۳۳ ملخصاً وغیرہ

2 ... حیات محدث اعظم، ص ۳۴ ملخصاً

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ "جامعہ معینیہ عثمانیہ" (اجمیر شریف راجستھان) تشریف چلے گئے اور ان کتابوں کا بھی درس لیا جن سے عام طور پر طلبہ ناواقف رہتے ہیں۔[1]

جب صدر الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صدرُ المدرِّسین کی حیثیت سے دوبارہ منظرِ اسلام بریلی شریف میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف لے آئے اور ۱۳۵۲ھ / 1932ء میں دارالعلوم منظرِ اسلام سے سندِ فراغت حاصل کی۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالب علم ہو تو ایسا

حافظِ ملت مولانا عبد العزیز مبارک پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دورانِ تعلیم آپ کے تقویٰ وطہارت اور اتباعِ سنّت کو نہایت شاندار الفاظ میں یوں بیان فرماتے ہیں: خوفِ الٰہی و خشیتِ ربانی، زہد و تقویٰ، اتباعِ سنّت آپ کی طبیعت بن چکی تھی ہر قول و فعل تمام حرکات و سکنات نشست و برخاست میں اتباعِ سنّت ملحوظ رکھتے۔ بلاناغہ اسباق کے مطالعہ میں اِنہماک، کم کھانا، کم سونا اور شب و روز تحصیلِ علم میں مصروف رہنا آپ کا معمول تھا۔[3]

---

1 ... تذکرہ مشائخ قادریہ، ص ۲۸۳ ملخصاً وغیرہ
2 ... سیرت صدر الشریعہ، ص ۲۰۲
3 ... حیات محدث اعظم، ص ۳۸ ملخصاً

جن دنوں محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان منظرِ اسلام بریلی شریف میں زیرِ تعلیم تھے ان دنوں مدرسے میں بجلی کا انتظام نہ تھا چنانچہ ساتھی طلبہ کے سوجانے کے بعد بھی محلہ سوداگران میں سرکاری لالٹین کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے جب شفیق اساتذہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔[1]

کثرتِ مُطالَعہ

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں حاضر ہوتے اور نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتے اسی طرح نمازِ عشاء کے بعد کتب سامنے رکھ کر بیٹھ جاتے اور مطالعہ کرتے، بسا اوقات فجر کی اذانیں شروع ہو جاتیں، استاد گرامی صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے آپ کی اَن تھک محنت دیکھی تو خادم کو ہدایت فرمائی کہ سردار احمد کو نمازِ مغرب سے پہلے کھانا کھلا دیا کرو تاکہ مطالعہ میں حرج نہ ہو۔[2]

حصولِ علم کی لگن، اللہ اللہ !

دورانِ تعلیم آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر (دیال گڑھ ضلع گورداس پور) سے

---

1 ... سیرتِ صدرالشریعہ، ص۲۰۱

2 ... حیات محدث اعظم، ص۳۶ ملخصاً وغیرہ

خطوط آتے تو ان کو پڑھے بغیر ایک مٹکے میں ڈال دیتے، تعلیم سے فارغ ہو کر سب خطوط کو ایک ہی دفعہ پڑھا اور سب کے لیے دعا کر دی، کیونکہ ان خطوط میں کسی کی بیماری کا ذکر تھا تو کسی کے فوت ہونے کا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے جس محنت، لگن اور جستجو کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا اس کی مثال عصرِ حاضر میں پیش کرنا مشکل ہے اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے صدقے خوب خوب علمِ دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تدریس کا آغاز

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے ۱۳۵۲ھ بمطابق 1932ء ہی میں دارالعلوم "منظرِ اسلام" بریلی شریف میں اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا، تین سال

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۴۰ ملخصاً

بعد استاذِ گرامی مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی مدرسہ "حافظیہ سعیدیہ" دادون (علی گڑھ یوپی) تشریف لے گئے تو آپ صدرُ المدَرِّسین کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے پھر ۱۳۵۶ھ میں مسجد "بی بی جی" میں دارالعلوم مظہرِ اسلام کا قیام عمل میں آیا تو آپ وہاں تشریف لے گئے۔ یوں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پندرہ سال تک متواتر بریلی شریف میں درس وتدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔[1]

بریلی کا چاند لائل پور میں چمکا

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان اگست 1947ء میں رمضان المبارک کی تعطیلات گزارنے اپنے آبائی گاؤں دیال گڑھ (ضلع گورداس پور) میں تشریف فرما تھے کہ تقسیمِ ہند کا اعلان ہوا اور پورا ملک فسادات کی لپیٹ میں آگیا چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اہل وعیال سمیت ہجرت فرمائی اور مرکز الاولیاء لاہور تشریف لے آئے چند ماہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف (ضلع منڈی بہاؤالدین پنجاب)، سارو کی (تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ) میں قیام اور تدریس کا سلسلہ رہا۔ ملک کے طول وعرض سے علماو مشائخ اور سجادہ نشین حضرات کی جانب سے تدریس اور قیام کی پرزور پیشکش ہوئی مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں استاذی

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۴۴تا۴۵ ملتقطا

المکرم مفتی امجد علی اعظمی صاحب اور مفتیٔ اعظم ہند مصطفٰے رضا خان صاحب کے حکم کا منتظر ہوں جس جگہ وہ فرمائیں گے یا غیبی اشارہ ہو گا وہیں قیام کروں گا۔ چونکہ لائل پور[1] جیسا صنعتی شہر، تجارتی مرکز اور زرعی علاقہ ہونے کے باوجود مذہبی طور پر خشک و بنجر ہو چکا تھا لہٰذا اس بد مذہبی کے جُمُود کو توڑنے کے لئے مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانب سے لائل پور میں قیام کا اشارہ ملا یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لائل پور میں جلوہ فرما ہو گئے۔[2]

جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام کی بنیاد

حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے شوالُ المکرم ۱۳۶۸ھ بمطابق اگست 1949ء میں ایک مکان کرائے پر لیا اور عارضی طور پر پڑھانا شروع کر دیا پھر مسجد "شاہی" میں چھت کے بغیر ایک شامیانے کے نیچے فرش پر بیٹھ کر موسم کی شدت اور دھوپ چھاؤں سے بے پرواہ ہو کر جان کی حفاظت اور صحت کی پرواہ کیے بغیر تَوَکُّل عَلَی اللہ کرتے ہوئے طلبہ کو درسِ حدیث دینا شروع فرما دیا، رفتہ رفتہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلوص و تقویٰ اور مسلک سے پختگی کی برکت

---

1 ... لائل پور کا موجودہ نام فیصل آباد ہے جسے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے نام کی مناسبت سے "سردار آباد" کہہ کر پکارتے ہیں۔

2 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۱/۱۵۰ تا ۱۵۲ ملخصاً وغیرہ

سے حق کی آواز پھیلنے لگی اور عوام و خواص کے آنے جانے کا سلسلہ شروع ہوگیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علم و فضل، حقانیت و صداقت، مستقل مزاجی، تحمل و بردباری، اَخلاق وانکساری اور مہمان نوازی نے ہر آنے والے کو متأثر کیا۔ چند ماہ بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ / 2 جنوری 1950ء کے پُر بہار موقع پر بعد نمازِ عصر آپ نے احبابِ اہل سنت کے اجتماع میں اس عظیم مِلّی یونیورسٹی جامعہ مظہرِ اسلام جھنگ بازار کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھا اور دعائے خیر و برکت فرمائی۔ (1)

امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یاد تازہ ہوگئی

حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کی تعظیم میں خوشبو لگاتے، اعلیٰ لباس زیب تن کرتے اور اطمینان سے بیٹھ کر پُر وقار لہجے میں درسِ حدیث دیتے۔ اسی حال کی عکاسی حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مَسندِ تدریس سے ہوتی ہے کہ آپ بھی حدیثِ پاک پڑھانے کے لیے خاص اہتمام فرمایا کرتے چنانچہ دارالحدیث روانگی سے قبل وضو یا غسل فرماتے، اچھا اور اُجلا لباس زیبِ تن کرتے، عمامہ شریف پہنتے، اس تیاری سے ایسا لگتا تھا جیسے آپ کسی بہت بڑی شخصیت کی ملاقات کو جارہے ہوں۔ (2)

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲ / ۱۲۹ ملخصاً وغیرہ

2 ... حیات محدث اعظم، ص ۵۷ ملخصاً وغیرہ

اندازِ تدریس

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مَسندِ تدریس پر جلوہ گر ہوتے تو طلبہ ادب واحترام کی تصویر بنے صف بستہ نصف دائرے کی شکل میں بیٹھتے، بالعموم درسِ حدیث کی اِبتدا مندرجہ ذیل درود پاک یا قصیدہ بردہ شریف سے فرماتے خود بھی بڑے سوز سے پڑھتے اور طلبا سے بھی پڑھواتے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَام　　اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَام　　اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَام

ایک طالب علم حدیث شریف کی عبارت پڑھتا، متن کی تصحیح کرنے کے بعد آپ توضیح کا سلسلہ شروع فرماتے، مشکل الفاظ کی تفسیر بیان ہوتی، ترجمہ و تفہیم کے بعد اختلافی مسائل میں مطابقت پیدا فرماتے پھر مسائل اخذ کرتے ہوئے اشارہ و کنایہ کی بنیاد پر وضاحت کا بے انتہا دفتر کھل جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدریس کے دوران یوں محسوس ہوتا کہ قرآن و حدیث اور اقوالِ علما کھلی کتاب کی طرح آپ کے سامنے ہیں، شرحِ حدیث میں توجہ کا یہ عالم ہوتا کہ چار پانچ گھنٹے مسلسل درس ہوتا لیکن کسی طالب علم کے چہرے پر تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا کوئی نشان نظر نہ آتا، اَدب کی یہ حالت تھی کہ اگر دورانِ درس کسی وقت عمامہ کھل جاتا تو اختتام تک کھلا ہی رہتا، درس سے فارغ ہونے کے بعد اسے صحیح کرتے، دورانِ درس کسی بڑی

سے بڑی شخصیت سے بھی ملاقات نہ فرماتے۔[1]

بغیر مطالعہ کبھی نہ پڑھایا

حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْهِ رَحمَۃُ الْمَنَّان وسعتِ مطالعہ اور مضبوط حافظہ کے باوجود مطالعہ کے بغیر کبھی نہ پڑھاتے، ایک دفعہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه کی آنکھوں میں بڑی تکلیف تھی، ڈاکٹر نے ہر چند منع کیا کہ آپ آنکھوں پر زور نہ دیں، اس بنا پر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے چاہا کہ کچھ دن کے لیے کُتُب بینی ترک کردیں، مگر ایسا نہ کرسکے کیونکہ کتابیں سامنے ہوں، فرصت بھی ہو اور پھر مطالعہ نہ ہو، یہ ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه اکثر فرمایا کرتے: جس طرح تازہ روٹی اور تازہ سالن مزا دیتا ہے اسی طرح تازہ سبق اور تازہ مطالعہ مزیدار ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فقیہِ عصر مفتی ابو سعید محمد امین مَدَّظِلُّهُ الْعَالِی اسی پختہ عادت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه عام مُدَرِّسین کی طرح نہ پڑھاتے کہ ایک کتاب جب دو تین بار پڑھالی تو اب مطالعہ کی ضرورت نہیں بلکہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے سالہا سال حدیثِ پاک پڑھائی لیکن کیا مجال کہ کسی وقت بھی بغیر مطالعہ کوئی کتاب پڑھائی ہو۔[2]

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص۵۹،۵۸ ملخصاً وغیرہ

2 ... حیات محدث اعظم، ص۴۹ ملخصاً وغیرہ

ہر مرض کی دوا ذکرِ مصطفٰے

درسِ حدیث شریف کی غرض وغایت اور موضوع ہی ذکرِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے، اس لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیث کی شرح بیان کرتے ہوئے سَرْوَرِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ پاک اور اَوصافِ حَمیدہ بھی ضرور بیان فرماتے، حدیث پڑھتے پڑھاتے ہوئے جھومتے جاتے اور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے اس غایت درجہ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جب لوگ بیمار ہوتے ہیں، بخار یا سر درد ہوتا ہے تو وہ دوائی کھاتے ہیں، لیکن مجھے تکلیف ہوتی ہے تو میں حدیثِ مصطفٰے پڑھاتا ہوں جس سے مجھے آرام آجاتا ہے۔[1]

محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ادا سے پیار

حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان صرف علم کی دولت ہی نہیں بانٹتے تھے بلکہ عمل کے جوہر کو بھی نکھارتے تھے تاکہ مُخاطَب سننے کے ساتھ ساتھ عمل کے سانچے میں ڈھل جائے چنانچہ حدیث میں پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبسم فرمانے کا ذکر آتا تو اس ادائے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنانے کے لئے خود بھی تبسم فرمایا کرتے اور طلبا کو بھی ہدایت کیا کرتے اگر

---

1 ... حیاتِ محدث اعظم، ص ۱۵۳ وغیرہ

کسی کے لبوں پر تبسم نہ دیکھتے تو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے: آپ کے لبوں پر تبسم کیوں نہیں؟ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ادائے تبسم پر اگر آپ تبسم نہ کریں گے تو بھلا اور کون سا موقع ہو گا؟[1]

محدثِ اعظم پاکستان اور عمامہ وچادر

محدّثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان دورانِ تدریس اور اوقاتِ نماز میں عام طور پر عمامہ شریف باندھا کرتے تھے جبکہ جمعہ کے دن خصوصی اہتمام کے ساتھ عمامہ باندھتے جو عموماً نسواری رنگ کا اور کبھی سفید یا زرد رنگ کا ہوتا خاص تقاریب، خطبۂ جمعہ و عیدین کے لئے عمامہ پر سفید ململ کا لمبا چادر نما پٹکا بھی اوڑھا کرتے جو چہرہ مبارک کے ماسوا سر اور گردن پر لپیٹا ہوتا۔

مُفَسِّرِ قرآن حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدّین قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے سرِ اَقدس اور گردن پر یوں چادر رکھنے کے انداز کو میں آج تک ایک خاص ادا سمجھتا رہا حسنِ اتفاق سے ایک حدیثِ پاک نظر نواز ہوئی "اَلْاِرْتِدَاءُ لُبْسَۃُ الْعَرَبِ وَالْاِلْتِفَاعُ لُبْسَۃُ الْاِیْمَانِ"[2] ترجمہ و تفہیم: چادر اوڑھنا عربوں کا لباس ہے اور سر اور اکثر

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۶۱ ملخصاً

2 ... رواہ طبرانی عن ابن عمر بحوالہ جامع صغیر للسیوطی، مطبوعہ مصر جلد ۱، ص ۲۱۰

چہرے کو (چادر سے) ڈھانکنا ایمان والوں کا لباس ہے۔ مزید فرماتے ہیں: حدیثِ پاک کے مطالعہ کے بعد یہ واضح ہوا کہ مذکورہ انداز میں آپ کا چادر نما پٹکار کھنانہ صرف آپ کی ادا تھی بلکہ حدیثِ پاک پر عمل بھی تھا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیسی پاکیزہ سیرت تھی، جو پہناوے کے ادنیٰ سے حصے میں بھی سنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملحوظ رکھتے تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اپنے ہر ہر عمل میں سنّتِ مصطفےٰ اور ادائے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرت پر نظر دوڑائیں تو مذکورہ حدیثِ پاک پر عمل نظر آتا ہے کہ سر مبارک پر مستقل عمامہ کا تاج اس پر سفید چادر کا راج آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شخصیت کو مزید نکھار دیتا ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مریدین اور متعلقین اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب سے بے شمار اسلامی بھائی نہ صرف اپنے سروں پر عمامہ شریف کا تاج سجا چکے ہیں بلکہ سفید چادر کو بھی لباس کا حصہ بنا کر اپنی زندگیوں کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے میں مصروف ہیں۔

---

1 ۔۔ تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان، ۲/۳۴۱، ملخصاً

اعلیٰ حضرت کا سبز عمامہ محدثِ اعظم کے سرِ انور پر

مُفَسّرِ قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلالُ الدین قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیّد قناعت علی قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ایک مدت تک حضور اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت گاری کے فرائض سرانجام دیتے رہے ان کے پاس اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کا ایک استعمال شدہ سبز رنگ والا عمامہ تھا۔ سید قناعت علی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عرس کے موقعہ پر لائل پور حاضر ہوئے تو اپنے ساتھ وہ عمامہ شریف بھی لائے اور محدّثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنّان کے حضور پیش کیا اور یوں عرض گزار ہوئے: حضور! وعدہ کیجئے کہ کل بروزِ قیامت جب آپ جنت میں داخل ہوں گے، فقیر کو نہ بھولیں گے۔ یہ سن کر محدّثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنّان آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا: جنت میں داخلہ تو آپ کے نانا پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے طفیل ہی ملے گا اور پھر یہ کہ آپ حضور اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کی زیارت اور خدمت سے مُشَرَّف ہیں۔ خود آپ کا تعلق جس گھرانے سے ہے اسی کے صدقے سب کو جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ ایک جانب سے درخواست پر اصرار جاری رہا تو دوسری جانب سے انہی جملوں کی تکرار ہوتی رہی جبکہ یہ روح پرور منظر حاضرین کے لئے بڑی رِقّت کا باعث بنا۔ پھر محدّثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنّان نے اعلیٰ حضرت کا سبز رنگ والا

عمامہ شریف اپنے سرِ انور پر سجایا۔[1]

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا ادب

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے اَسما کے ساتھ "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ" خود بھی کہتے اور دوسروں سے بھی کہلواتے، چنانچہ جب طلبا سندِ حدیث پڑھتے ہوئے کسی صحابی کے نام کے ساتھ "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ" نہ پڑھتے تو آپ انہیں روک لیتے اور فرماتے: آپ نے صحابی کا نام پڑھا ہے لہذا "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ" بھی کہیں۔[2]

کُتُبِ احادیث کا ادب

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نہ صرف خود کتبِ احادیث کا ادب کرتے بلکہ طلبہ میں بھی ادب کا جوہر پیدا فرماتے اور تلقین فرمایا کرتے: کتب رکھتے وقت حفظِ مراتب کا خیال کرتے ہوئے حدیث پاک کی کتاب کے اوپر قرآن حکیم کے علاوہ اور کوئی کتاب نہیں رکھنی چاہیے۔ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے بخاری شریف پر گلاب کا پھول رکھ دیا تو آپ نے منع کرتے ہوئے فرمایا: پھول اگرچہ بڑی نرم و نازک چیز ہے بہرحال بخاری شریف سے افضل نہیں۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! ادب انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی اور بارگاہ الٰہی

---

1 ... تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان، ۲ / ۳۷۵، ملخصاً

2 ... حیات محدث اعظم، ص ۱۶۱ ملخصاً

3 ... حیات محدث اعظم، ص ۱۶۳ ملخصاً وغیرہ

عَزَّوَجَلَّ میں سرخروئی اور بلند مقام پر پہنچاتا ہے جبکہ بے ادب ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنّان اور دیگر بزرگانِ دین کی یہی مدنی سوچ ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حیاتِ طَیِّبَہ میں نظر آتی ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے کہ ایک مرتبہ آپ کی نظر ایک دینی کتاب پر پڑی جس پر کسی نے "وائٹو" (whito، لفظ مٹانے والا قلم) رکھ دیا تھا۔ آپ نے بڑھ کر وائٹو اس کتاب پر سے ہٹاتے ہوئے اس طرح ارشاد فرمایا: دینی کتاب پر کسی شے کا رکھنا اَدب کے خلاف ہے، اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے، جو اس طرف توجہ نہیں دیتا اس کی بے احتیاطیاں بڑھ جاتی ہیں۔ پھر فرمانے لگے: دعوتِ اسلامی کے قیام سے پہلے کی بات ہے، کم و بیش 27 سال قبل میں ایک صاحب سے ملاقات کے لئے پہنچا، دورانِ گفتگو انہوں نے ہاتھ میں لی ہوئی احادیثِ مبارکہ کی مشہور کتاب "مشکوٰۃ شریف" کو اس طرح اُوپر سے میز پر ڈالا کہ اچھی خاصی "دھمک" پیدا ہوئی مجھے اس بات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آج کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو اس "دَھمک" کا صدمہ محسوس ہوتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴، ص ۳۴ تا ۳۵

وظیفہ شب وروز

حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی بیدار ہوتے اور ضروریات سے فارغ ہو کر ذکر و مناجات میں مصروف ہو جاتے، شاہی مسجد میں نماز باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرتے اور صبح سے دوپہر تک پھر ظہر سے عصر تک پڑھاتے رہتے، عصر و مغرب کے درمیان اِستفتاء اور خطوط کے جوابات عطا فرماتے پھر مہمانوں سے ملاقات، آنے والوں کی پذیرائی، بعدِ عشاء اہم معاملات پر غور، خُدّامِ دین، خُدّامِ رضا کو دینی مشورے، مسجد و مدرسہ کے تعمیری منصوبے، یہاں تک کہ چادرِ شب ہر کس و ناکس پر تن جاتی، دن بھر کے تھکے ہارے طلبہ مطالعہ کر کر کے سو جاتے، مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے کام ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتے مطالعہ کرنے بیٹھتے تو رات گئے تک مطالعہ جاری رہتا۔[1]

معمولاتِ زندگی

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کا کھانا سادہ اور قلیل مقدار میں ہوتا گھر میں جو پکتا کھالیتے، کسی خاص کھانے کی فرمائش کبھی نہ کرتے البتہ سردیوں میں شلجم اور گرمیوں میں کدو شریف رغبت سے کھاتے، ڈَلیا (چنگیری) میں جو روٹی اوپر موجود ہوتی وہی کھالیتے نیچے سے گرم روٹی نہ نکالتے، عموماً ایک وقت کی غذا تھوڑا سا

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص۱۹۷ ملخصاً وغیرہ

سالن اور ایک چپاتی ہوتی، جسے خوب چبا کر کھاتے اور فرمایا کرتے کہ کھانا خوب چبا کر کھاؤ، دانتوں کا کام معدے سے نہ لو، معمول کے بغیر تناول نہ فرماتے یہی وجہ ہے پیٹ کبھی خراب نہ ہوا۔ کھانے کے دوران میں پانی پیتے اگر کھانے کے بعد پانی کی ضرورت محسوس ہوتی تو بعد میں سادہ لقمہ ضرور تناول فرماتے، کبھی کبھار چائے سے بھی لطف اندوز ہوتے۔ ٹھنڈا پانی شوق سے نوش فرماتے یہاں تک کہ سردیوں میں صراحی رات کو باہر صحن میں رکھواتے اور پھر اسی پانی کو پیا کرتے، سردیوں میں گنے کا رس مرغوب تھا، برتن نہایت صاف استعمال فرماتے۔ بارش میں بڑے شوق سے نہاتے حتی کہ اگر سردیوں میں رات کو بارش ہوتی تو بھی نہا لیتے۔ خرید و فروخت کے لیے بازار کبھی نہ جاتے۔ آپ کی نشست دوزانو یا آلتی پالتی ہوتی۔ گرمیوں میں بغیر بچھونے کے چارپائی پر لیٹتے، یہ چارپائی عموماً مُونج (مخصوص قسم کی گھاس کی بٹی ہوئی رسی) کی ہوتی تھی، سردیوں میں رات کو کمرے کی کھڑکیاں کھول کر سوتے اور لحاف سینے تک رکھتے، گھڑی کلائی پر باندھتے نہ جیب میں رکھتے اور نہ ہی کمرے میں ہوتی اس کے باوجود ہر کام مقررہ وقت پر ادا کرتے اور فرمایا کرتے کہ زندگی کے امور کے لیے اوقات متعین کرلو اور پھر ان پر عمل کرو۔

اخبار بینی نہ کرتے اگر کسی خاص وجہ سے اخبار دیکھنا ہوتا تو پہلے اس پر موجود جاندار تصاویر کو سیاہی پھیر کر مسخ کروا لیتے، لکھنے میں بالعموم سیاہ روشنائی استعمال کرتے، لکھتے وقت کاغذ کسی کتاب پر نہ رکھتے، کارڈ وغیرہ ہوتا تو عموماً ہاتھ پر رکھ کر

لکھ لیتے۔ جوتا پہننے، اتارنے، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کے آداب کا خود بڑا لحاظ رکھتے اور دوسروں کو بھی ان کی پابندی کی تاکید فرماتے۔ گفتگو میں اکثر نعم(جی ہاں) اور طیب(بہت خوب) استعمال کرتے، جس سے کلام کا لطف دوبالا ہو جاتا۔ سواری پر سوار ہوتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے اور دعائے ماثورہ پڑھتے اور جب اترتے تو سُبْحٰنَ اللہ کہتے، دینی اجتماعات میں شرکت کے لئے دوسرے شہر تشریف لے جاتے تو وہاں مزاراتِ اولیا پر حاضری دیا کرتے جبکہ بعض مزارات کی طرف بطورِ خاص زیارت کی نیت سے بھی سفر فرماتے اور اخراجات خود اٹھاتے اگر کوئی پیش کرنا بھی چاہتا تو قبول نہ فرماتے نیز حاضری کے وقت باادب کھڑے رہتے اور ایصالِ ثواب کرتے، صاحبِ مزار سے اسی طرح عرض و معروض اور گفتگو ہوتی جس طرح کسی زندہ انسان سے ہوتی۔ طلبہ اور علما ملاقات کے لئے حاضر ہوتے تو انہیں بڑی فراخ دستی سے تحائف عطا فرماتے۔[1]

خودداری

برِ صغیر پاک و ہند کے دور دراز علاقوں میں بیانات کے لیے تشریف لے جانا ہوتا تو یہ نہیں سوچتے کہ وہاں جانا کتنا مشکل ہے بلکہ یہی مدِّ نظر رکھتے کہ وہاں جانا کتنا اہم ہے اور نہ یہ کہتے کہ میرے لیے سواری کا بندوبست کردو یا زادِ راہ دے

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۲۸۲ تا ۲۸۳ ملخصاً وغیرہ

دو بلکہ اپنا اور ساتھ سفر کرنے والے طالب علم کا کرایہ اکثر خود ادا کرتے اور جس جگہ پہنچنے کا وعدہ فرمالیتے وہاں لازمی طور پر پہنچتے، وعدہ فرما کر یا ذمہ داری قبول کر کے نہ پہنچنے کی مثال آپ کی پوری زندگی میں نہیں ملتی۔

قافلوں میں سفر کی ہو کثرت　　ہم سے یوں دین کی لے لے خدمت

عاجزانہ الٰہی دعا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دعا ہے[1]

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سفر میں بھی نمازِ باجماعت کا اہتمام

دورانِ سفر نماز کے اوقات کا خاص خیال رکھتے، جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا سواری سے اتر کر باجماعت نماز ادا کرتے اور پھر سفر جاری فرمادیتے، عموماً زادِ راہ لوٹا مصلی، چادر، شیروانی وغیرہ ہوتا، اس دوران بھی اپنے ہم سفروں سے دینی مسائل ہی پر تبادلہ خیال ہوتا، جہاں وقت میسر آتا قصیدہ بردہ شریف اور امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے اشعار اپنے تلامذہ اور نعت خواں سے سنتے اور شاد شاد ہوتے۔[2]

---

1 ... وسائل بخشش، ص ۱۳۸

2 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۱/ ۲۷۳ تا ۲۷۴ ملخصاً وغیرہ

ساداتِ کرام شہزادے ہیں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ساداتِ کرام کا بے حد ادب کرتے اور ان سے کسی طرح کا کام لینا پسند نہ فرماتے چنانچہ دینی اجتماعات یا عرس مبارک کے انتظامات کے لیے طلبہ کی ڈیوٹیاں لگائی جاتیں تو ساداتِ کرام کے ذمے کوئی ڈیوٹی نہ لگاتے اگر کوئی عرض کر دیتا تو ارشاد فرماتے: ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ بس لنگر کھائیں، یہ شہزادے ہیں اور شہزادوں کو کوئی کام نہیں دیا جاتا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جس سے حقیقی محبت ہو اس کی ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے ساداتِ کرام کا تعلق چونکہ دو جہاں کے مالک و مختار، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے اسی نسبت کی وجہ سے اولیا و عُلما اور عوام النّاس ہمیشہ ان کا ادب کرتے ہیں اسی طرح کا ایک واقعہ بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بارے میں ملتا ہے آپ عرب امارات میں قیام کے دوران ایک صاحب کی وساطت سے بعض Test کروانے کے لئے دبئی کے ایک ہسپتال کی لیبارٹری میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر اپنے بول کی شیشی (Urine Bottle) ان صاحب کو ان کے بے حد اصرار کے باوجود نہ اٹھانے دی۔ بعد میں آپ سے عرض کی گئی: آپ نے ان صاحب کو یہ شیشی نہیں اٹھانے دی

---

1 ... حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۱۶۰

اس میں کیا حکمت ہے ؟ تو ارشاد فرمایا: وہ سید صاحب تھے ، ان کو اپنے پیشاب کی بوتل کیسے پکڑاؤں ؟ اگر قیامت کے دن سید صاحب کے جدِ اعلیٰ اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا: الیاس! کیا تیرا پیشاب اٹھانے کے لئے میرا بیٹا ہی رہ گیا تھا تو اس وقت میں کیا جواب دوں گا؟[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِتّباعِ سُنّت کا جذبہ

مُحِبّ اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ایک سچے عاشقِ رسول تھے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی فعل خلافِ سنت ہو اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے: ایک مرتبہ نمازِ عصر کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد سے باہر تشریف لائے جن لوگوں کو مسجد میں مصافحہ کا موقع نہ مل سکا تھا وہ مصافحہ کے لئے جُوق دَر جُوق آگے بڑھے ایک شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بائیں ہاتھ میں بطورِ نذرانہ کچھ رقم دینے کی کوشش کی جونہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بات کا اندازہ ہوا فوراً ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: الٹے ہاتھ سے لینا اور الٹے ہاتھ میں دینا خلافِ سنت

---

1 ... ذکرِ مدینہ، ص۹۶ بتغیر

ہے۔[1]

سیدھے ہاتھ سے لینے دینے کی اس سنت کی پاسداری کا یہ عالم تھا کہ شعوری اور غیر شعوری طور پر بھی اس کا خلاف نہ ہوتا بلکہ اپنے متعلقین کو بار بار تاکید فرمایا کرتے کہ لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قیامت میں جب نامہ اعمال پیش ہو تو اسی عادت کے موافق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔[2]

نعلینِ مبارک قبلہ رخ!

حضور محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے نعلین کو قبلہ رخ رکھا کرتے تھے چنانچہ ایک دن شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے مدنی مذاکرے کے دوران ایک سوال کے ضمن میں ارشاد فرمایا کہ برسوں پہلے گوجرانوالہ (پنجاب) کے دورے کے دوران اسلامی بھائیوں کے ہمراہ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی ابوسعید محمد عبد اللطیف قادری رضوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه (صدر مدرس دار العلوم عطائے مصطفٰی جگنہ گوجرانوالہ) سے ملاقات کے لیے آپ کے درِ دولت پر حاضر ہوا تو دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا: میرے استاذی المکرم حضرت محدثِ اعظم

1 ... حیات محدث اعظم، ص۱۵۶ ملخصاً وغیرہ
2 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۲۸۳ ملخصاً

پاکستان اپنے نعلین مبارکین بھی قبلہ رخ رکھا کرتے تھے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے جنات کا بادشاہ صفحہ 23 پر فرماتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنا چہرہ بھی مُمکِنہ صُورت میں قِبلہ رُخ رکھنے کی عادت بنانی چاہئے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زَرنوجی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: دو طَلَبہ علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے پردیس گئے، دونوں ہم سبق رہے جب چند سالوں کے بعد وطن لوٹے تو ان میں ایک فَقِیہ (یعنی زبردست عالم و مُفتی) بن چکے تھے جبکہ دوسرا عِلم و کمال سے خالی ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے عُلَمائے کِرام نے اِس اَمر پر خوب غَور و خَوض کیا، دونوں کے حُصولِ علم کے طریقہٗ کار، اندازِ تکرار اور اُٹھنے بیٹھنے کے اطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات نُمایاں طور پر سامنے آئی کہ جو فَقِیہ بن کر پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ سبق یاد کرتے وَقت قِبلہ رُو بیٹھا کرتے تھے جبکہ دوسرا جو کہ کَورے کا کَورا پلٹا تھا وہ قبلے کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنے کا عادی تھا۔ چُنانچِہ تمام عُلَماء و فُقَہاء اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ یہ خوش نصیب اِستِقبالِ قِبلہ (یعنی قبلے کی طرف رُخ کرنے) کے اِہتِمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے کیوں کہ بیٹھتے وقت کعبۃُ الله شریف کی سَمت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔[1]

---

1 ... تَعلِیمُ المتعلم، ص ١١٤

مبلغ ہر جگہ مبلغ ہے

حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سفر و حضر ہر جگہ تبلیغ و اصلاح کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ چنانچہ تانگے والوں کی عموماً عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھوڑے کو یا تو گالیاں دیتے ہیں یا پیار سے انہیں بیٹا کہتے ہیں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں تاکید فرماتے کہ کسی جانور کو گالی دینا جائز نہیں اور کسی جانور کو بیٹا کہنا بھی جائز نہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کی سیرت مبارکہ سے ایک اور مدنی پھول یہ ملا کہ مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے گھر میں ہو یا باہر، سفر ہو یا حضر، شادی بیاہ کی تقریبات ہوں یا کسی سے ملاقات، خلافِ شریعت کام کوئی بڑا آدمی کرے یا چھوٹا آدمی، اسے چاہیے کہ شرعی تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے احسن انداز میں اس فریضہ کو ضرور سر انجام دے اور اصلاح کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دے۔

مسجد صرف اللہ کے لئے ہے

ایک مرتبہ حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان حضرت داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار گہر بار (مرکز الاولیاء لاہور) میں حاضر تھے

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص۸۸ ملخصاً

اور دعا مانگ رہے تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور دربار کی طرف منہ کرکے سجدہ کیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا چھوڑ کر اس کو تنبیہ فرمائی کہ سجدہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہوتا ہے مخلوق میں سے کسی کو سجدہ جائز نہیں اگر کوئی شخص مخلوق میں سے کسی کو معبود سمجھ کر سجدہ کرے تو کفر ہے اور اگر اسے معبود نہ سمجھے صرف تعظیم کے لئے سجدہ کرے پھر بھی ہماری شریعت میں حرام اور ممنوع ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دربار شریف کے منتظمین سے فرمایا: اس مضمون کی ایک تختی بنوا کر یہاں لگا دی جائے کہ مزارات کو سجدہ جائز نہیں چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہدایت پر وہاں جلی حروف میں ایک تختی آویزاں کردی گئی۔[1]

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 92 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی

1 ... حیات محدث اعظم، ص۸۶ ملخصاً

میں سے ایک "مجلس مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکرونعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور غیر شرعی افعال سے بچانے کے لیے اس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔
4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلس مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بزرگ کے سجادہ نشین، خُلفا اور مزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اپنے وقت کی بہت قدر فرمایا کرتے تھے خاص طور پر صبح کے وقت کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے: صبح کا وقت باتوں میں ہرگز ضائع نہ کریں نماز کے بعد تلاوت اور پھر اپنے اَسباق میں مشغول رہیں، اِنْ

شَآءَ اللہُ الْعَزِیْز سارا دن اچھا گزرے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اصلاحِ عقائد کے ساتھ ساتھ اصلاحِ اعمال کے کام کو بھی بخیر و خوبی سر انجام دے رہی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور علمائے کرام کے اقوال کی روشنی میں اس پیاری پیاری مدنی تحریک کے کام کو پروان چڑھانے میں مصروفِ عمل ہے، ذرا حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے اسی فرمان کی جانب توجہ کیجئے کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے ہر اسلامی بھائی کو ایک مدنی پھول یہ بھی عطا ہوا ہے کہ مجھے روزانہ کے پانچ مدنی کام کرنے ہیں ان میں سے ایک مدنی کام بعد نمازِ فجر "مدنی حلقہ" میں شرکت کرنا ہے یعنی نگرانِ ذیلی مشاورت / ذیلی ذمہ دار مدنی انعامات روزانہ بعد نمازِ فجر تا اشراق وچاشت "کنزالایمان شریف" سے تین آیات کا ترجمہ و تفسیر "خزائن العرفان"، "نور العرفان" یا "صراط الجنان" سے سنائیں، مسجد درس، منظوم "شجرہ شریف"، اوراد و وظائف کی ترکیب اور فکرِ مدینہ کا اجتماعی حلقہ لگائیں نیز ذیلی مشاورت آج کے مدنی کاموں کے لئے مشورہ کرے۔

عاجزی ہو تو ایسی!

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے وجودِ مسعود میں عاجزی و انکساری

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۱۴۲ ملخصاً

کوٹ کر بھری ہوئی تھی یہاں تک کہ فارسی کی ابتدائی کتب پڑھنے والے طالب علم کو بھی "مولانا" کہہ کر مخاطب فرماتے۔(1)

طلبہ کی تربیت کا خصوصی اہتمام

حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت بھی فرماتے جب صداقت و امانت، تقویٰ و طہارت، جہاد و شجاعت، صبر و قناعت، تبلیغ و توکُّل اور اخلاق وغیرہ کا بیان ہوتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی خوب وضاحت فرماتے، طلبہ کی تربیت کرتے ہوئے ان اخلاق سے مُتَّصِف ہونے کی ہدایت فرماتے اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے نیز آج کل بعض کاروباری اور پیشہ ور دینداروں میں جو تکلفات اور نزاکتیں پائی جاتی ہے اس کا خوب رَد فرماتے اور طلبہ کو ایسی باتوں سے بچنے اور توکل و خلوص کے ساتھ شیر بن کر پر خلوص اور بے لوث ہو کر خدمت دین اور اتباعِ شریعت و سنت کی تلقین فرماتے۔(2)

سزا سے گریز

حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان طلبہ کو نہ تو جسمانی سزا دیتے اور نہ ہی جھڑکتے چنانچہ حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں:

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۲۷۰ ملخصاً
2 ... حیات محدث اعظم، ص ۵۴ ملخصاً

آپ کو کبھی کسی طالب علم کو جھڑکتے، گالی دیتے اور مارتے نہ دیکھا گیا اس کے برعکس زبانی تنبیہ کا ایسا انداز اختیار فرماتے جس سے طالب علم خود بخود اصلاح کی جانب مائل ہو جاتا۔ اس خوبصورت اندازِ اصلاح کو بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: دورِ طالب علمی کے ایک ساتھی کو اسباق سے فارغ ہو کر بازار میں گھومنے پھرنے کی عادت تھی ایک دن عصر کے بعد سیر سپاٹا کر کے لوٹے تو حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے انہیں اپنے قریب بلوایا اور فرمایا: بتایئے! فلاں بازار کی کتنی گلیاں ہیں یا فلاں گلی میں کل کتنی اینٹیں ہیں؟ بس آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس اشارے پر ہمارے اس ساتھی نے اپنی عادت ترک کر دی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! کتنا پیارا اور سادہ انداز ہے کہ سزا دینے کی ضرورت پڑی نہ سخت جملے کہنے پڑے اور طالب علم کی اصلاح ہو گئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ حضور محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انداز شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات بابرکت میں نمایاں نظر آتا ہے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ طلبہ پر نہایت شفیق اور مہربان ہیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی وقتاً فوقتاً جامعات و مدارس المدینہ کے اساتذہ و ناظمین کی تربیت فرماتے رہتے ہیں کہ طلبہ کو جسمانی سزا نہ دی جائے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۵۳ ملخصاً

فرماتے ہیں:

٭…اساتذہ کو تاکید ہے کہ طالبِ علم کیسا ہی جُرم کرے ڈنڈی سے مارنا کُجا اس کو ہاتھ بھی نہ لگائیں۔

٭…مار دھاڑ کے علاوہ بھی ہرگز کوئی ایسی سزا مت دیجئے جو طالبِ علم کو آپ سے باغی بنا دے۔

٭…بار بار ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے طالبِ علم ڈھیٹ ہو جانے کے ساتھ ساتھ اپنے اُستاذ سے مُتَنَفِّر بھی ہو سکتا ہے۔

طلبہ کی عزت افزائی

فقیہِ عصر مفتی ابو سعید محمد امین مَدَّظِلُّهُ الْعَالِی بیان کرتے ہیں: محدثِ اعظم پاکستان عَلَيْهِ رَحمَةُ الْمَنّان کی رہائش گاہ پر نلکا (ہینڈ پمپ) لگ رہا تھا، آپ درسِ حدیثِ پاک سے فارغ ہو کر گھر تشریف لائے اور نلکا لگانے والوں سے فرمایا: اَب چھٹی کرو کہ آرام کا وقت ہے ظہر کے بعد کام مکمل کر لینا، ان کے جانے کے بعد آپ رَحمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے مجھے اور بڑے بھائی حضرت مولانا حاجی محمد حنیف مَدَّظِلُّهُ الْعَالِی کو بلوایا اور فرمایا: مستری نلکا لگانے کے لئے ریت نکال رہے تھے، ظہر کے بعد آئیں گے اب تم دونوں ریت نکالو، ابھی ہم دونوں بھائیوں نے ایک بار ہی ریت نکالی تھی کہ آپ نے فرمایا: اَب رہنے دو، یہ سُن کر ہم دونوں شرمندہ ہوئے کہ شاید کام صحیح

نہیں کر سکے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری شرمندگی بھانپ گئے اور فرمایا: یہ جن کا کام ہے وہی کریں گے۔ تم دونوں کو اس لیے بلایا تھا کہ تمہارے ہاتھ لگ جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانی میٹھا نکل آئے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے اس واقعہ سے علمِ دین کے طلب گار کی قدر و منزلت کا اندازہ لگانے کی کوشش کیجئے جبکہ فی زمانہ طالبِ علم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اس کی راہ میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں، طرح طرح کی تکالیف دی جاتی ہیں، اسے احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ یاد رکھئے کہ علمِ دین حاصل کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے چنانچہ حضرت سیّدنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالمِ دین کے لئے استغفار کرتی ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۵۳ ملخصاً

2 ... سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ۱/۱۴۵، الحدیث: ۲۲۳

غریبوں پر خصوصی شفقت

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عموماً مالداروں کی دعوت قبول نہ کرتے البتہ کوئی غریب مسلمان دعوت کی پیشکش کرتا تو جہاں تک ممکن ہوتا قبول فرمالیتے اور اس کے معمولی وسادہ کھانے پر بھی اُس کی تعریف فرماتے تاکہ اس کے دل میں کوئی مَلال نہ آئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک غریب آدمی کی دعوت پر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ اس کا مکان چھپر نما اور بدبودار علاقے میں ہے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کی دِلجوئی کے لئے نہ صرف کھانا تناوُل فرمایا بلکہ اپنے کسی عمل سے اس غریب کو یہ احساس نہ ہونے دیا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بدبو محسوس کررہے ہیں، حالانکہ عام حالات میں معمولی سی بدبو بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ناگوار ہوتی۔[1]

سادہ غذا

ایک عقیدت مند نے دعوت کی پیشکش کرتے ہوئے پوچھا: حضور! کھانے کا انتظام کیسا ہونا چاہیے اور آپ کیا کھانا پسند کریں گے؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مولانا! خشک روٹی، پسی ہوئی مرچیں اور نلکے کا سادا پانی میرے لیے کافی ہے، کسی تکلیف کی ضرورت نہیں۔[2]

---

1 ... حیاتِ محدّث اعظم، ص ۱۸۴، ملخصاً وغیرہ

2 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۲۷۱ ملخصاً

ایثار و قربانی کی منفرد مثال

شاعرِ اہلسنت حضرت علامہ مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دورِ طالب علمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں: جن دنوں حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی قیام گاہ مسجد "بی بی جی" (بریلی شریف) کا ایک کمرہ تھا میں حضرت کی خدمت میں رہا کرتا تھا قریب کسی گھر سے میرے لئے جو کھانا آتا تھا وہ بہت اچھا نہ ہوتا، اکثر و بیشتر کھانا دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: مجھے بھوک لگ رہی ہے آپ اپنا کھانا مجھے دیدیں جب میرا کھانا آجائے تو آپ کھالینا۔ کافی دنوں بعد معلوم ہوا کہ جو کھانا میرے مزاج کے مطابق نہ ہوتا وہ تو حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان تناول فرمالیتے اور اپنا کھانا میرے لئے چھوڑ دیتے تھے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے ایثار و قربانی کے واقعات سے تاریخ بھری ہوئی ہے ان کے کارنامے، واقعات اور فرامین آج بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اگر آج بھی ہم ان کی پیروی کریں تو اس بگڑے ہوئے معاشرے میں اُخوّت و بھائی چارہ کی مثالیں قائم کرسکتے ہیں اسی جانب توجہ دلاتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی شہرہ آفاق کتاب فیضانِ سنّت جلد ۱، صفحہ ۳۱۴ پر ارشاد فرماتے ہیں: کھانے میں سے اچھی اچھی بوٹیاں

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۱۵ ملخصاً

چھانٹ لینا یا مل کر کھا رہے ہوں تو اس لئے بڑے بڑے نوالے اٹھا کر جلدی جلدی نِگلنا کہ کہیں میں رہ نہ جاؤں یا اپنی طرف زِیادہ کھانا سمیٹ لینا اَلْغَرَض کسی بھی طریقے سے دوسروں کو محروم کر دینا دیکھنے والوں کو بدظن کرتا ہے اور یہ بے مُرَوَّتوں اور حریصوں کا شیوہ ہے۔ اچھی اَشیاء اپنے اسلامی بھائیوں یا اہلِ خانہ کیلئے ایثار کی نیّت سے تَرک کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پائیں گے۔ جیسا کہ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر (دوسروں کو) اپنے اوپر ترجیح دے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لنگر کی روٹیوں پر طلبہ کا حق ہے

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کتنے متقی، پرہیز گار اور طلبہ کے حقوق کا خیال رکھا کرتے تھے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایئے جس میں مدارس اور جامعات کے منتظمین کے لئے درس ہی درس ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے کھانا کھانے کے بعد روٹی کا بچا ہوا ٹکڑا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھینس کو کھلانا چاہا جونہی آپ کی نظر اس طالب علم پر پڑی تو فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: حضور!

---

1 ... اتحاف السادۃ المتقین، ۹/۷۷۹

روٹی کھاتے ہوئے یہ ٹکڑا بچ گیا تھا لہٰذا بھینس کو کھلا رہا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: لنگر کی روٹیوں پر طلبہ کا حق ہے نہ کہ میری بھینس کا، اس بچے ہوئے ٹکڑے کو لنگر میں رکھ آؤ، ٹکڑے جمع ہو کر فروخت ہو جائیں پھر طلبہ کے کام آسکتے ہیں۔[1]

جامعہ کی رقم اپنے پاس نہ رکھتے

مدرسہ اور مسجد کی رقم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی اپنے پاس نہیں رکھی لوگ رقم دیتے تو فوراً فرماتے: خزانچی کو دے دو۔ بسا اوقات یوں بھی ہوا کہ لوگوں نے آپ کو نذرانہ پیش کیا چاہے وہ دست مبارک میں دیا ہو یا منی آرڈر کی صورت میں، جب تک یہ واضح نہ ہو جاتا کہ خاص آپ کے لئے ہے تب تک اپنے استعمال میں نہ لیتے اور مدرسے ہی میں جمع کروادیا کرتے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی سیرتِ مبارکہ یقیناً مدنی پھولوں کا مہکتا گلدستہ ہے مذکورہ واقعہ سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملتا ہے کہ مسجد، مدرسہ، فلاحی ادارہ یا کسی بھی مد میں حاصل کی گئی چندے کی رقم فوراً اس کے متعلقین تک پہنچا دینی چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

1 ... حیات محدث اعظم، ص۲۲۸

2 ... حیات محدث اعظم، ص۱۲۱ ملخصاً

مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ چندے کی رقم کے بارے میں بے حد احتیاط فرماتے ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "چندے کے بارے میں سوال جواب" نامی تالیف میں نہ صرف لاعلمی کے باعث چندے کی بابت ہونے والے گناہوں کی نشاندہی فرمائی ہے بلکہ بعض اُن مسائل کو بھی بیان فرمایا ہے کہ جن کا جاننا مسجدوں، مدرسوں اور مذہبی و سماجی اداروں کے چندہ کُنِندگان کے لئے فرض ہے۔ مذکورہ اداروں کی کمیٹیوں کو بالخصوص اور بالعموم ہر مسلمان کو اس کتاب کا ضرور بالضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

"چندے کے بارے میں سوال جواب" دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دینی وملی خدمات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کی ذات ایک ہمہ گیر شخصیت کی حامل تھی، آپ کی درس وتدریس وعظ ونصیحت رُشد و ہدایت کی مصروفیات اس قدر زیادہ تھیں کہ دیگر کاموں کی جانب متوجہ ہونا

آسان نہ تھا مگر اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلک اور قوم وملت کے لئے کئی گراں قدر خدمات سرانجام دیں جنہیں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

آل انڈیا سنی کانفرنس میں نمایاں کردار، تحریک پاکستان میں مؤثر انداز، فلاحی کمیٹی برائے مہاجرین 1947ء میں بنیادی کردار، تحریکِ ختمِ نبوت 1952-53ء میں بصیرت افروز اقدام، مدارس اسلامیہ کا قیام ومروجہ نصاب کی اصلاح، تعمیر مساجد ومدارس میں بے مثال جدوجہد۔[1]

اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود کافی علمی ذخیرہ بھی چھوڑا جن میں سے بعض مطبوعہ اور اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: تبصرہ مذہبی بر تذکرہ مشرقی (مطبوعہ)، اسلامی قانونِ وراثت (مطبوعہ)، نصرت خداداد (مناظرہ بریلی کی مفصل روئیداد مطبوعہ)، سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ (بدمذہبوں کے غلط اور بے بنیاد اعتراضات کا دندان شکن جواب)، فتاویٰ محدثِ اعظم (مطبوعہ)، حواشی واِفاداتِ صحاحِ سِتّہ (غیر مطبوعہ)۔[2]

ملفوظات کا مدنی گلدستہ

حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ملفوظات اُمتِ مُسلِمہ کے

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۶۰، ملخصاً

2 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۴۰ تا ۴۴ ملخصاً

لئے عطیۂ خداوندی سے کم نہیں ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ملفوظات کی روشنی سے علمائے کرام، طلبہ اور کثیر خلقِ خدا فیض یاب ہوئی۔ آیئے اس مدنی گلدستہ کے چند پھولوں سے اپنے دل ودماغ کو معطر کیجئے۔

❁...حدیثِ پاک کی ۳۸۰ کتب ہیں آج کل ساری کتبِ احادیث ملتی بھی نہیں لہٰذا جب کبھی تم سے کوئی کسی حدیث کے بارے میں سوال کرے تو یہ مت کہو کہ یہ حدیث کسی کتاب میں نہیں بلکہ یوں کہو کہ یہ حدیث میرے علم میں نہیں ہے، یا میں نے نہیں پڑھی۔[1]

❁...قرآن وحدیث اور کتب دینی کے بارے میں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ وہاں پڑی ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہاں رکھی ہیں۔[2]

❁...بیان ٹھوس کریں، جو مسئلہ بیان کریں اس کا ثبوت تحقیقاً یا الزاماً آپ کے پاس ہو، آپ ہوں اور کتابوں کا مطالعہ۔

❁...جس قدر علم میں توجہ کریں گے اتنا ہی ترقی وعروج حاصل کریں گے۔

❁...آپ دین کے مبلغ اور ترجمان ہیں آپ کا کردار بے داغ ہونا چاہیے۔

❁...علم اور علما کے وقار کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں کوئی ایسا کام نہ کریں کہ علما کا وقار مجروح ہو۔

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۳۲۳ بتغیر

2 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۳۳۸

❀...علمِ دین کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنائیں اگر بنایا تو نقصان اٹھائیں گے۔

❀...علمائے کرام ہمیشہ لباس اُجلا اور عمدہ واعلیٰ پہنیں نیز اس کی شرعی حیثیت کا خیال بھی ضروری ہے۔

❀...عمدہ جوتا استعمال کریں تاکہ دنیاداروں کی نگاہ عالم کے جوتوں پر رہے۔

❀...نمازیوں سے اخلاق سے پیش آئیں۔ جو سنی دھوکے میں ہیں ان کی اصلاح جاری رکھیں۔

❀...دنیاداروں سے بے تکلفانہ روابط قائم نہ کریں۔

❀...بے ضرورت بازار نہ جائیں اور نہ کسی دکان پر بیٹھیں۔[1]

❀...دین کی خدمت، دین کے لئے کریں لالچ نہ کریں۔ اگر ایک جگہ سے خدمت کم ہوگی تو دوسری جگہ سے کسر پوری ہو جائے گی۔[2]

❀...پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتنا ذکر کریں کہ لوگ آپ کو دیوانہ تصور کریں۔

❀...سنی بمنزلہ ایک چراغ کے ہے جتنے سنیوں کا اجتماع ہوگا اتنے چراغ زیادہ ہوں گے اور ان کی روشنی وخیر وبرکت عام ہوگی۔

❀...ایک مرتبہ ایک صاحب سے فرمایا: میں اپنوں سے الجھ کر وقت ضائع نہیں

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص۸۵، ۱۲۵ ملتقطاً

2 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲ / ۴۳۸

کرنا چاہتا اتنا وقت میں تبلیغ دین اور بد مذہبوں کی تردید میں صرف کروں گا۔[1]

✿...آخری ایام میں حضرت مخدوم پیر سید محمد معصوم شاہ نوری عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ القَوِی سے فرمایا: شاہ صاحب! میری دو باتوں کے گواہ رہنا، ایک یہ ہے کہ میں حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا مرید اور غلام ہوں دوسرے یہ کہ اس فقیر نے عمر بھر کسی بے دین سے مصافحہ نہیں کیا۔[2]

فارغ التحصیل طلبہ کو ہدایات

دورۂ حدیث شریف کے آخری درس کے موقع پر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی ہدایات کچھ یوں ہوا کرتی تھیں: آج آپ لوگ رخصت ہو رہے ہیں اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ ہم دیکھیں گے کہ آپ اپنے اپنے علاقوں میں کس طرح دین کا کام کرتے ہیں آپ لوگ شیر بن کر تبلیغ کے میدان میں آئیں اور پوری جاں فشانی کے ساتھ دین پاک اور مذہبِ مُہذَّب اہلِ سنت کی خدمت کریں اور بے دینی، بد دینی و باطل پرستی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں آئندہ زندگی میں ایسے موقع پیش آئیں گے کہ نفس پرست و دنیادار لوگ اپنی خواہش کے مطابق شریعت کے خلاف آپ سے فتوے لینے کی کوشش کریں گے اس سلسلے میں آپ پر رعب ڈالا جائے گا اور لالچ بھی دیا جائے گا لہذا لازم ہے کہ آپ ایسی باتوں کی ہرگز پرواہ نہ کریں حق پر قائم رہیں حق

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲ / ۴۳۸تا۴۳۹ ملتقطاً

2 ... حیات محدّث اعظم، ص۱۶۹ بتغیر

کا اعلان کریں اور دین کے تحفظ و ناموس اور کلمۂ حق کی خاطر اگر کوئی قربانی بھی پیش کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں۔(1)

بیعت و خلافت

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اسکول کی تعلیم کے دوران ہی سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں حضرت خواجہ شاہ سراج الحق چشتی کرنالوی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے بیعت ہو گئے تھے۔ پیر و مرشد نے وصال سے قبل اپنے مریدِ کامل کو تمام سلاسل میں خلافت و اجازتِ تامہ اور خصوصی نوازشات سے نوازا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں حُجَّۃُ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان، مفتیِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان اور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے علاوہ دیگر اکابرین کی طرف سے بھی خلافت و اجازت حاصل تھی۔(2)

تلامذہ اور خلفاء

ایک معمار کی اصل صلاحیت اس کی عمارت سے اور فنکار کی عظمت اس کے فن سے ظاہر ہوتی ہے اسی طرح مدرس کی کامیابی اس کے تلامذہ کی استعداد اور تعداد سے پہچانی جاتی ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تلامذہ اور خلفاء کی فہرست طویل ہے جن میں چند ایک کے نام یہ ہیں۔

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۵۶ ملخصاً

2 ... سیرت صدر الشریعہ، ص ۲۰۴ ملخصاً

فقیہِ اعظم ہند، شارحِ بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پوریوپی، ہند)، مفسرِ اعظم حضرت مولانا ابراہیم رضا خان (شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظرِالاسلام بریلی شریف)، مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (دارالعلوم امجدیہ باب المدینہ کراچی)، شیخ الحدیث، شارح بخاری حضرت علامہ غلام رسول رضوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (شیخ الحدیث دارالعلوم سراجیہ رسولیہ رضویہ، سردار آباد) آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت محدث اعظم پاکستان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خلافت کا شرف بھی حاصل ہے۔ مفسرِ قرآن حضرت مولانا جلالُ الدین قادری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حافظ الحدیث، اُستاذ العلماء حضرت مولانا سیّد محمد جلال الدین شاہ (شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ نوریہ رضویہ، بھکھی شریف) آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت محدثِ اعظم پاکستان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلافت سے بھی نوازا تھا۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ، مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مفتی عبد القیوم ہزاروی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ مرکز الاولیاء لاہور)، استاذ العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف)، فیضِ ملت حضرت مولانا فیض احمد اویسی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (شیخ الحدیث جامعہ اویسیہ بہاول پور)، حضرت مولانا عبد الرشید رضوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ سمندری سردار آباد)، شہزادۂ محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی (خلفِ اکبر)، فقیہِ عصر حضرت مولانا الحاج مفتی ابو سعید محمد امین مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی (مہتمم جامعہ امینیہ

رضویہ سردارآباد)، نائب محدثِ اعظم پاکستان نَبَّاضِ قوم حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی (مہتمم دارالعلوم سراج العلوم گوجرانوالہ)، عالمی مبلغِ اسلام حضرت مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ، حضرت علامہ ابوالشاہ عبدالقادر احمد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ(بانی دارالعلوم جامعہ قادریہ سردارآباد) آخرالذکر پانچوں ہستیوں کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ تلمذ کے ساتھ ساتھ خلافت کا شرف بھی حاصل ہے۔[1]

جانشینِ محدثِ اعظم پاکستان

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے خلیفہ و جانشین آپ کے بڑے صاحبزادے قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی ہیں جنہیں حضور محدثِ اعظم پاکستان نے وصال سے ایک سال قبل ۱۳۸۱ھ میں عرسِ قادری رضوی کے موقع پر علما و مشائخ کی موجودگی میں جمیع سَلَاسِل کی خلافت عطا فرما کر اپنا جانشین مقرر کیا۔ نیز دستارِ فضیلت سے مشرف فرماتے ہوئے جملہ علوم وفنون کی روایات کی سند بھی عطا فرمائی۔[2]

اولاد مجاز

محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چار صاحب زادے اور

---

1 ... تذکرہ جمیل حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا، ص ۲۵۴ تا ۲۵۵ ملتقطاً وغیرہ

2 ... حیات محدث اعظم، ص ۷۹ ۳ ملخصاً

چھ صاحب زادیاں عطا فرمائی تھیں صاحبزادگان کے نام یہ ہیں۔ مولانا محمد فضل رسول حیدر رضوی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی، مولانا فضل احمد رضا رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حاجی محمد فضل کریم رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، چوتھے صاحب زادے محمد فضل رحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال بچپن میں ہو گیا تھا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی زندگی کا سب سے بڑا وظیفہ درس وتدریس اور مسلک حق کی ترویج واشاعت تھا آپ کا دن قَالَ اللہُ تَعَالٰی اور قَالَ الرَّسُوْل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گزرتا تورات سراپا عجز اور اظہارِ عبدیت میں بسر ہوتی، اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کثیر کرامات کا ظہور ہوا آیئے! حصولِ برکت نزولِ رحمت کے لئے چند کرامات ملاحظہ کیجئے:

ٹیوب لائٹ نے اطاعت کی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی شہرہ آفاق کتاب فیضانِ سنّت کے باب آداب طعام کے صفحہ ۲۰۱ پر فرماتے ہیں: حضرت مُحَدِّث

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۳۷۸

اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنّان جھنگ بازار گھنٹہ گھر میں مُنعقِد ہونے والی محفلِ میلاد میں بیان فرمارہے تھے۔ بیان کا موضوع نورانیتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھا۔ بیان جاری تھا کہ تقریباً آدھ گھنٹہ بعد آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی توجہ دائیں طرف لگی ہوئی ایک ٹیوب لائٹ کی طرف گئی، یہ ٹیوب کسی فنی خرابی کی وجہ سے کبھی جلتی تھی، کبھی بجھتی تھی، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ٹیوب سے مخاطب ہو کر فرمایا: اری ٹیوب! تو کبھی جلتی ہے، کبھی بجھتی ہے، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورِ مبارک سے تمام جہان روشن ہو گیا اور تو کیوں ناشکری بنتی ہے۔ خبردار! خبردار! تو بجھی تو۔۔۔۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس ارشاد سے نعرۂ رسالت کی گونج پڑ گئی، تمام حاضرین نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ٹیوب لائٹ اختِتامِ جلسہ تک مُتَواتِر روشن رہی۔

لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے

مزید آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: حکیم محمد اشرف قادری چشتی انار کلی سردار آباد (فیصل آباد) لکھتے ہیں: میری شادی ہونے کے طویل عرصہ بعد تک اولاد نہ ہوئی۔ حُصُولِ اولاد کے لئے دوائیں استِعمال کیں، دعائیں مانگیں اور وظائف پڑھے مگر گوہرِ مُراد ہاتھ نہ آیا۔ بِالآخِر حضرت مُحَدِّث اعظم پاکستان حضرتِ مولیٰنا سردار احمد قُدِّسَ سِرُّہٗ کی خدمتِ بابَرَکت میں محرومیِ اولاد کا تذکرہ کر کے دُعا کا طالِب ہوا۔ انہی دنوں میرے ہمسائے چودھری عبدالغفور نے مجھے بتایا،

تین دن سے مجھے خواب میں ایک بُزُرگ نظر آتے ہیں، ان کے سامنے آپ کھڑے ہیں اور آپ کی گود میں چاند سا خوبصورت بیٹا ہے۔ اُن بُزُرگ نے فرمایا: حکیم صاحِب! ایک بکرا صَدَقہ دیں جس میں سے لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے ، چُنانچِہ میں نے حضرتِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کی جناب میں اس خواب کا ذکر کیا اور عرض کی: میرا خیال ہے کہ ایک بکرا ذَبح کر کے جامِعہ رضویہ کے لنگر میں پیش کر دوں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حکیم صاحِب! یہاں تو اللہ تَعَالٰی کا کرم ہے، بکرے آتے ہی رہتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ جُمُعہ کو گھر میں گوشت اور روٹیاں پکائی جائیں اور جُمُعہ کی نَماز کے بعد خَتم شریف پڑھا جائے، پکا ہوا گوشْت روٹیوں سمیت وَہیں غُرَباء میں تقسیم کیا جائے۔ تم میاں بیوی بھی کھاؤ اور اس میں سے وہاں کے لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے۔ یہ یاد رہے کہ خواب کا ذکر کرتے وَقت میں نے لنگڑے لُولوں کے مُتَعَلِّق بُزُرگ کا ارشاد قبلہ مُحَدِّث اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض نہیں کیا تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود ہی ارشاد فرمایا اور یہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندہ کرامت تھی کہ غیب کی بات بتا دی! آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ارشاد کے مطابِق عمل کیا گیا۔ اس کے بعد اللہ تَعَالٰی نے اپنے فضل و کرم اور حضرتِ مُحَدِّثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی دعاؤں کے صَدْقے بیٹا عنایت فرمایا۔[1]

1 ... فیضانِ سنت، باب آداب طعام، ۱/۳۹۹

جنات پر رُعب و دبدبہ

حضرت محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا رعب و دبدبہ جنات پر بھی قائم تھا، شریر جنات آپ تو آپ، آپ سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے بھی گھبراتے تھے، چنانچہ مولانا ابو سعید مفتی محمد امین مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی بیان کرتے ہیں: لائل پور گیان ملز کے غیر آباد ہو جانے کی صورت میں کچھ مہاجرین وہاں آباد ہو گئے، ان میں سے ایک صاحب سیدی محدثِ اعظم پاکستان کے مرید تھے، ایک مرتبہ حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے کہ حضور! ہمارے گھر کے صحن میں پتھر اور اینٹیں آکر گرتی ہیں، ہم بڑے خوف زدہ ہیں ہمارا کچھ کیجئے، سیدی محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھے اور مولانا سید زاہد علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلایا اور فرمایا۔ تم دونوں میری چھڑی لے کر ان کے گھر جاؤ اور اُسے صحن میں مار کر کہو: ہمیں سردار احمد نے بھیجا ہے اور یہ اُن کی چھڑی ہے، خبر دار!! آئندہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا۔ چنانچہ ہم دونوں ان صاحب کے گھر گئے اور حسبِ حکم جنوں کو وہ پیغام پہنچا کر لوٹ آئے، کچھ دنوں بعد وہ صاحب حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے: اللہ تَعَالٰی کے فضل و کرم سے اب کوئی خوف و ہراس نہیں رہا، اب پتھر برستے ہیں نہ اینٹیں گرتی ہیں۔[1]

---

1 ۔ حیات محدث اعظم، ص ۱۹۲

محدثِ اعظم پاکستان کا مقام علمائے کرام کی نظر میں

استاذِ گرامی صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میری زندگی میں دو ہی باذوق پڑھنے والے ملے ایک مولوی سردار احمد (یعنی محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور دوسرے حافظ عبد العزیز (یعنی حافظِ ملت مولانا شاہ عبد العزیز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ)۔[1]

دوسرے استاذِ گرامی مفتیِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: اگرچہ مولانا سردار احمد کو میں نے پڑھایا، مگر آج وہ اس قابل تھے کہ مجھے پڑھاتے۔

صدرُ الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْھَادِی نے ایک مرتبہ محدثِ اعظم پاکستان کو سنی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے مکتوب لکھا جس میں یہ الفاظ بھی تھے: آپ کی شرکت اس کانفرنس کی روح ہے۔[2]

مجھے بریلی کی خوشبو آتی ہے

حضور محدثِ اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو ۲۰ جُمادَی الْاُخریٰ ۱۳۸۲ھ میں

---

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۸۲۵

2 ... حیات محدث اعظم، ص ۸۷ بتغیر

علاج کی غرض سے باب المدینہ کراچی لایا گیا انہی اَیامِ عَلالت میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ کمرے کی سمندر کی جانب والی کھڑکی کھول دو اس طرف سے مجھے بریلی شریف کی خوشبو آتی ہے۔[1]

آہ! سالارِ قافلہ کی روانگی

علاج سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت میں بہتری کے آثار نمودار ہوئے جو ۲۵ رجب المرجب ۱۳۸۲ھ بروز اتوار تک دیکھے گئے پھر نماز عصر کے لیے وضو فرمایا تو طبیعت گرنے لگی، ۲۷ رجب المرجب کو کمزوری بڑھی اور ۲۹ تاریخ کو غنودگی کی کیفیت طاری ہوگئی، دونوں ہاتھ بندھ گئے اسی دوران نبیرۂ غوثِ اعظم پیر زادہ سید عبد القادر گیلانی سفیرِ عراق تشریف لائے تو آپ نے آنکھیں کھولیں، پھر دوبارہ وہی کیفیت طاری ہوگئی، پاس بیٹھے علما و خدام سے فرمایا: "یَاسَلَامُ" کثرت سے پڑھو۔ اسی عالم میں آپ کے ہر سانس کے ساتھ "اللہ ھُو" "اللہ ھُو" کی آوازیں آرہی تھیں، بالآخر یکم شعبان ۱۳۸۲ھ بمطابق 29 دسمبر 1962ء ہفتہ کی درمیانی رات ایک بج کر چالیس منٹ پر عالمِ اسلام کی فضاؤں کو اپنی نورانی کرنوں سے منور کرنے والا رشد و ہدایت کا مہرِ منیر "اللہ ھُو" کی آواز کے ساتھ دنیا کی ظاہری نظروں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اوجھل ہوگیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

قلب و جگر کو پاش پاش کر دینے والی وصال پُر ملال کی خبر نے پورے ملک میں

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ۲/ ۴۷ ملتقطاً

کُہرام مچادیا، جو جو خبر سنتا، غم میں ڈوب جاتا اوراس کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جاتا غسل اور کفن کا سلسلہ باب المدینہ کراچی میں ہوا جس میں اکابرِ اہلسنّت نے شرکت کی حسبِ وصیت کفن مبارک پر رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور غوثیت مآب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام نامی لکھا گیا۔ آپ کا جنازہ مبارکہ بذریعہ ٹرین باب المدینہ کراچی سے لائل پور لایا گیا۔ ہر اسٹیشن پر علما اور محبین کی کثیر تعداد موجود ہوتی جو پھولوں کے ہار لئے پروانہ وار کھڑی نظر آتی، جنازہ مبارکہ لائل پور پہنچا تو اسٹیشن پر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی فضا "نعرۂ تکبیر" اور "نعرۂ رسالت" سے گونج رہی تھی آخرکار جنازہ مبارکہ کو اٹھایا گیا اور جس وقت جنازہ مبارکہ کچہری بازار میں داخل ہوا تو عشقِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوؤں نے اور ہی رنگ اختیار کرلیا جس کے اثرات نمایاں اور بہت ہی واضح ہوگئے ہوا کچھ یوں کہ تابوت مبارک پر انوار و تجلیات کی بارش ہر آنکھ کو صاف طور پر نظر آنے لگی، بچے بوڑھے جوان ہر قسم کے لوگ وہاں موجود تھے اور بڑی حیرت سے عالمِ انوار کی اس بارش کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کررہے تھے جب یہ بے مثال جلوس گھنٹہ گھر پہنچا تو یکایک اس نور نے دبیز چادر کی صورت اختیار کرلی اور سارا تابوت اس میں چھپ گیا چمکیلے تانبے کے باریک پتروں کی طرح نور کی سنہری کرنیں تابوت پر گر رہی تھیں ہزارہا افراد نے تعجب سے اس آسمانی منظر کو دیکھا کچھ دیر تک یہی کیفیت رہی پھر آہستہ آہستہ تابوت دوبارہ نظر آنا شروع ہوا بالآخر جنازہ مبارکہ ایک وسیع و عریض میدان میں لایا گیا جہاں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

نمازِ جنازہ تلمیذ و خلیفۂ محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا ابو الشاہ عبد القادر احمد آبادی (بانی جامعہ قادریہ رضویہ سردار آباد) نے پڑھائی۔ جنازے میں اتنے لوگ شریک تھے کہ کبھی لائل پور کی تاریخ میں جمع نہ ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آخری آرام گاہ جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام میں واقع ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک ہر سال ۲۹، ۳۰ رجب المرجب کو نہایت عقیدت و محبت سے منایا جاتا ہے جس میں ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے علما و مشائخ کرام اپنے نورانی و علمی بیانات سے حاضرین و سامعین کے قلوب کو جِلا بخشتے ہیں۔[1]

فیضانِ محدثِ اعظم جاری رہے گا

مولانا محمد احسن چشتی نظامی محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصالِ مبارک کے دس برس بعد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ بروز منگل رات کو اپنا ایک مضمون مکمل کرنے کے لئے مجھے بخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک کی تلاش تھی۔ میں نے بہت ڈھونڈی مگر تلاش بسیار کے باوجود میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی پریشانی کے عالم میں ساڑھے دس بجے کے قریب میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ تو کیا لگی قسمت جاگ اٹھی، محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاند سا چہرہ چمکاتے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: نظامی صاحب!

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۳۳۳ تا ۳۴۲ ملخصاً

پریشان کیوں ہیں ؟ میں نے عرض کی : حضور ! ایک حدیثِ پاک ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا ہوں مگر مل نہ سکی ، یہ کہہ کر وہ حدیثِ پاک حضرت محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گوش گزار کی تو فوراً فرمایا : یہ حدیث پاک بخاری شریف کے فلاں صفحہ پر ہے ، چنانچہ میں نے خواب میں ہی بخاری شریف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حضور پیش کر دی ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جونہی بخاری شریف کھولی اسی صفحے پر میری مطلوبہ حدیث پاک جگمگا رہی تھی ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا : لو ! یہ رہی وہ حدیثِ پاک ۔ اس کے فوراً بعد میری آنکھ کھل گئی میں نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی تو حضور محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے کہیں نظر نہ آئے بالآخر میں نے اٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نفل ادا کئے پھر بخاری شریف کھول کر حضرت محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خواب میں بتایا ہوا صفحہ نکالا تو میں حیران رہ گیا اس صفحہ پر وہی حدیثِ مبارک میری آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون بخش رہی تھی ۔[1]

---

1 ... تذکرہ محدث اعظم پاکستان ، ۲ / ۵۲۳ بتغیر

فہرست

مزاراتِ اولیاء پر دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مآخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
2	سنن ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
3	اتحاف السادۃ المتقین	دار الکتب العلمیہ، بیروت
4	تعلیم المتعلم	باب المدینہ کراچی
5	جامع صغیر للسیوطی	مصر
6	سنن الدارقطني	مؤسسة الرسالة بيروت ١٤٢٤ھ
7	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی 2009ء
8	تذکرہ محدث اعظم پاکستان	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور 2005ء
9	حیات محدث اعظم	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۵ھ
10	حیات حافظ ملت	المجمع الاسلامی مبارکپور ہند
11	فیضانِ سنت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
12	تذکرہ جمیل حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا	مکتبہ برکات المدینہ، باب المدینہ کراچی
13	سیرت صدر الشریعہ	مکتبہ اعلیٰ حضرت مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۳ھ
14	تذکرہ مشائخ قادریہ	نوری کتب خانہ، مرکز الاولیاء لاہور 2001ء
15	فکرِ مدینہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۶ھ
16	تذکرہ امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-362-5
0125085
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net